نوحہ بی بی صغراؑ

کہاں ہو تم علی اکبرؑ تمہیں صغراؑ بلاتی ہے
اکیلی خاک پر بیٹھی ہوئی آنسو بہاتی ہے

تمہارا نام سنتے ہی تڑپ کر ایسا روتی ہے
کہ سب اہلِ مدینہ کو وہ رو رو کر رُلاتی ہے

کیا تھا تم نے جو وعدہ یقیں ہے اس قدر اُس پر
کہیں جاتی نہیں اب بھی وہیں آنسو بہاتی ہے

مرے بھیا مرے بھیا مرے بھیا یہ کہہ کہہ کر
ترے قدموں کی مٹی کو وہ آنکھوں سے لگاتی ہے

ہے اب صغراؑ کی یہ حالت یہ عالم ہے ضعیفی کا
پھر اُٹھا بھی نہیں جاتا جو تھک کر بیٹھ جاتی ہے

کبھی سو جائے تو گھبرا کے اُٹھ جاتی ہے بیچاری
کچھ اس طرح علی اکبرؑ تمہاری یاد آتی ہے

در و دیوار روتے ہیں تڑپتی ہے یہ جب کہہ کر
چلے آؤ مرے بھیا بہن تم کو بلاتی ہے

399 تری شادی کی تیاری یوں کرتی ہے تصور میں
کبھی کنگنا بناتی ہے کبھی سہرا بناتی ہے

جو اپنے بھائی سے نہ مل سکی تا عمر اے گوہرؔ
بچھڑ جائے اگر بھائی بہن وہ ہی ملاتی ہے